بسم اللہ الرحمن الرحیم

باپ کے انتقال کے بعد ماں کو بچوں کی پرورش کا حق کب تک ہوتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے اب وہ عدت گزارنے کے بعد آگے کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہے، اس عورت کے اس شخص سے دو بچے تھے۔ ایک بیٹا، جس کی عمر 11 سال ہے اور ایک بیٹی، جس کی عمر 4 سال ہے۔ جس سے شادی کرے گی، وہ بچوں کا غیر محرم ہے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ شادی کے بعد بچوں کی پرورش کا حق ماں کے پاس رہے گا یا نہیں؟

نوٹ: یہ یادرہے کہ بچوں کے دادا بھی ہیں اور نانی بھی ہے اور یہ دونوں پرورش کرنے کے اہل بھی ہیں۔

جواب

صورت مسئولہ میں جن بچوں کا ذکر ہے، ان میں سے بیٹے کی عمر 11 سال ہے لہذا اس کی پرورش کا حق تو ماں کے پاس نہیں رہا، خواہ وہ شادی کرے یا نہ کرے۔ بلکہ اب لڑکا بالغ ہونے تک دادا کے پاس رہے گا اور بالغ ہونے کے بعد جب وہ ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اب اس کے اخلاق وغیرہ بگڑنے کا اندیشہ نہ رہے اور اس پر مکمل اعتماد ہو سکے کہ اس میں فساد وغیرہ نہیں آئے گا، جس کی وجہ سے کوئی فتنہ یا عار ہو تو اب وہ خود مختار ہوگا، جہاں چاہے رہے۔

اور بیٹی کی عمر 4 سال ہے تو 9 سال کی عمر تک ماں کو اس کی پرورش کا حق ہے لیکن اس وقت تک کہ ماں، بچی کے نامحرم سے شادی نہ کرے، اگر ماں نے بچی کے نامحرم سے شادی کرلی تو اب اس کا حق پرورش ختم ہوجائے گا اور اس کے بعد پھر 9 سال کی عمر ہونے تک پرورش کا حق اس کی نانی کو ملے گا۔ اور جب لڑکی کی عمر 9 سال کی ہوجائے تو اب نانی کا حق پرورش ختم ہوجائے گا اور شادی تک لڑکی اپنے دادا کے پاس رہے گی۔

حق پرورش کے لیے عمر کی مقدار کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے "والأم والجدة أحق بالغلام حتى يستغني وقدر بسبع سنين و قال القدوري حتى يأكل وحده ويشرب وحده ويستنجي وحده وقدره أبو بكر الرازي بتسع سنين والفتوى على الأول والأم و الجدة أحق بالجارية حتى تحيض وفي نوادر هشام عن محمد – رحمه الله تعالى - إذا بلغت حد الشهوة فالأب أحق وهذا صحيح هكذا في التبيين." ترجمہ: اور ماں اور دادی، نانی لڑکے کی زیادہ حقدار ہیں جب تک لڑکا مستغنی نہ ہوجائے اور اس کی مقدار سات سال بیان کی گئی ہے اور قدوری نے کہا یہاں تک کہ وہ خود کھانے، پینے اور استنجاء کرنے لگے اور ابو بکر رازی نے اس کی مقدار نو سال مقرر کی ہے اور فتوی پہلے قول پر ہے اور ماں اور دادی، نانی بچی کی پرورش کا اس وقت تک حق رکھتی ہیں جب تک وہ بالغ نہ

ہوجائے اور نوادر ہشام میں امام محمد علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ جب وہ شہوت کی حد کو پہنچ جائے تو باپ زیادہ حق دار ہے اور یہ صحیح ہے اسی طرح تبیین میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 01، ص 542، کوئٹہ)

تبیین الحقائق، عنایہ شرح ہدایہ اور اللباب فی شرح الکتاب میں ہے "وقدره أبو الليث بتسع سنين، وعليه الفتوى "ترجمہ: فقیہ ابو اللیث نے حد شہوت کی مقدار نو برس کی عمر کو قرار دیا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج 03، ص 49، المطبعۃ الکبری، بولاق، القاہرۃ)

نکاح سے حق پرورش ختم ہونے سے متعلق سنن الدار قطنی میں ہے "فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "انت احق بہ مالم تتزوجی "ترجمہ: پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کرلے۔ (سنن الدار قطنی، باب المہر، ج 04، ص 469، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1052ھ) لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح میں فرماتے ہیں: "وهذا الحديث مطلق، وقد قيده علماؤنا، وقالوا بنكاح غير محرم منه يسقط ولمحرم لا، كأم نكحت عمه لقيام الشفقة "ترجمہ: یہ حدیث مطلق ہے، لیکن ہمارے علماء نے اسے مقید کرکے فرمایا: غیر محرم سے نکاح کرنا عورت سے حقِ حضانت ساقط کرے گا، محرم سے نہیں، جیسے ماں اگر بچے کے چچا سے نکاح کرے، (اس صورت میں) شفقت کے پائے جانے کی وجہ سے۔ (لمعات التنقیح، باب بلوغ الصغیر وحضانتہ فی الصغر، ج 6، ص 214، دار النوادر، دمشق)

ردالمحتار میں ہے "قال الرملي: ويشترط في الحاضنة أن تكون حرة بالغة عاقلة أمينة قادرة، وأن تخلو من زوج أجنبي "ترجمہ: علامہ رملی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: پرورش کرنے والی کے لیے شرط ہے کہ وہ آزاد بالغہ عاقلہ امانت دار اور قادرہ ہو اور یہ اجنبی شوہر سے اس نے نکاح نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، باب الحضانۃ، ج 05، ص 259، کوئٹہ)

درر شرح غرر میں ہے "(يسقط حقها) أي حق الحضانة أما كانت، أو غيرها كالجدة (بنكاح غير محرم) أي محرم الولد لانتقاص الشفقة "ترجمہ: پرورش کرنے والی ماں یا اس کے علاوہ کوئی اور مثلا دادی، نانی، اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے بچے کے غیر محرم کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے شفقت کی کمی کی وجہ سے۔ (درر الحکام شرح غرر الاحکام، ج 01، ص 411، دار احیاء الکتب العربیۃ)

اور ماں کے بعد نانی کو حق پرورش ملنے کے متعلق در مختار میں ہے "(ثم) أي بعد الأم بأن ماتت، أو لم تقبل أو أسقطت حقها أو تزوجت بأجنبي (أم الأم) "ترجمہ: پھر ماں کے بعد یوں کہ ماں فوت ہو گئی یا وہ لیتی نہیں یا اس نے اپنا حق ساقط کر دیا یا اس نے کسی اجنبی کے ساتھ نکاح کر لیا ایسی صورت میں حق پرورش نانی کو ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، باب الحضانۃ، ج 5، ص 269، کوئٹہ)

حق پرورش ختم ہونے کے بعد بچے کہاں رہیں گے، اس کے متعلق، در مختار میں ہے "(والغلام إذا عقل واستغنى برأيه ليس للأب ضمه إلى نفسه) إلا إذا لم يكن مأمونا على نفسه فله ضمه لدفع فتنة، أو عار، وتأديبه إذا وقع منه شيء، ولا نفقة عليه إلا أن يتبرع

بحر، (والجد بمنزلة الأب فيه) فیماذکر "ترجمہ: بچہ جب عاقل اور اپنی رائے کے متعلق خود مختار ہو جائے تو باپ کو اسے اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر وہ بچے کے متعلق مامون (امن میں) نہ ہو تو فتنہ، عار دور کرنے کے لئے یا اسے ادب سکھانے کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے جبکہ ان چیزوں کا بچے سے ظہور بھی ہوا ہو، اور باپ پر اس صورت میں بچے کا نفقہ لازم نہیں ہو گا مگر یہ کہ وہ تبرعاً اس پر خرچ کر سکتا ہے، بحر، اور ان مسائل میں دادا بھی باپ کے بمنزلہ ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "(قوله: والغلام إذا عقل إلخ)۔۔۔ثم المراد الغلام البالغ لأن الكلام فيما بعد البلوغ "ترجمہ: (مصنف کا قول: بچہ جب عاقل ہو جائے) اس سے مراد بالغ بچہ ہے کیونکہ کلام بلوغت کے بعد کے مسائل سے متعلق ہے۔ (در مختار، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج 5، ص 277، کوئٹہ)

مزید در مختار میں ہے "(بلغت الجارية مبلغ النساء، إن بكرا ضمها الأب إلى نفسه) "ترجمہ: لڑکی جب عورتوں کی عمر کو پہنچ جائے (یعنی بالغ ہو جائے) تو اگر باکرہ ہو تو باپ اسے اپنے پاس رکھے گا۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "والأب غير قيد، فإن الأخ والعم كذلك عند فقد الأب ما لم يخف عليها منهما "ترجمہ: باپ کی قید ضروری نہیں، باپ کی عدم موجودگی میں بھائی اور چچا کے لئے بھی یہی حکم ہے جب تک ان کی طرف سے بچی پر خوف نہ ہو۔ (در مختار، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج 5، ص 277، کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وإذا وجب الانتزاع من النساء أو لم يكن للصبي امرأة من أهله يدفع إلى العصبة فيقدم الأب، ثم أبو الأب، وإن علا "ترجمہ: اور جب بچے کو عورتوں سے لینا ضروری ہو جائے یا کسی بچے کی اس کے خاندان میں کوئی عورت ہی نہ ہو تو بچے کو اس کے عصبہ کے حوالے کیا جائے گا، پس اولا باپ کا حق ہے پھر دادا کا اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہو۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحضانۃ، ج 01، ص 542، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "مسئلہ ۱۵: سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہو گیا اور سمجھ وال ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہو گا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو تو تبرع و احسان ہے۔ (عالمگیری، در مختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحالِ زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے، جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیں اور پورا وثوق نہ ہو لے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہو گا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق ہوتی ہیں اور نو عمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔ مسئلہ ۱۶: لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کوآری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی۔" (بہار شریعت، ج 02، حصہ 08، ص 255، 256، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : GRW-0432

تاریخ اجراء : 04ذو القعدۃ الحرام 1443ھ/04جون 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net